حالات حاضرہ

پاک بھارت۔معروضی صورت حال

بھارت اور پاکستان کی موجودہ صورت حال کے تناظر میں لکھے گئے دو موقر روزناموں کے اداریئے
افادۂ عام کے لئے نذر قارئین ہیں ——————————— [ادارہ]

ممبئی کے واقعات کے بعد وفاقی کابینہ کے اجلاس کے فیصلوں کی روشنی میں وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے ملکی سیاسی قیادت کو اعتماد میں لینے کے لئے ٹیلی فون پر رابطے کئے ہیں اور ان سے اس سنگین مسئلے پر مشاورت کی جس پر تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین نے وزیراعظم کو بھرپور تعاون کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ ملکی مفادات کے تحفظ کے لئے وہ ہر ممکن تعاون کے لئے تیار ہیں حکومت اس حوالے سے جو بھی فیصلہ کرے گی وہ اس کی حمایت کریں گے۔وزیراعظم نے مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف، ق لیگ کے سربراہ چوہدری شجاعت حسین، امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد، وزیراعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف، مولانا فضل الرحمٰن، عمران خان، اسفند یار ولی، ڈاکٹر طاہر القادری، پیر پگاڑا، محمود اچکزئی، آفتاب شیر پاؤ اور علامہ ساجد میر سے ٹیلی فون پر بات کی اور کہا کہ ملکی صورت حال کے پیش نظر تمام سیاسی قوتوں کا متحد ہونا ضروری ہے۔انہوں نے ممبئی کے واقعات کے مضمرات سے آگاہ کیا اور ان سے رہنمائی طلب کی۔ان رہنماؤں نے وزیراعظم کے استفسار پر اپنا تجزیہ پیش کیا۔اس مشاورت کی روشنی میں حکومت کل جماعتی کانفرنس اور پارلیمنٹ کا اجلاس بلانے سمیت مختلف آپشنز کے بارے میں فیصلہ کرے گی۔بعض اپوزیشن رہنماؤں نے معروضی صورت حال اور بھارتی حکمرانوں کی دھمکیوں کے پیش نظر اس مسئلے پر فوری طور پر اے پی سی بلانے کا مطالبہ کیا اور بھارت کو خبردار کیا کہ وہ پاکستانی قوم اور فوج کے جذبات کو چیلنج نہ کرے، جارحیت کی صورت میں فاٹا اور قبائلی علاقوں کے عوام سمیت پوری قوم سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑی ہوگی۔ ان قائدین کا کہنا تھا کہ امریکہ اس صورت حال کا نوٹس لے اور بھارت کو یکطرفہ الزام تراشی سے روکنے کے لئے اپنا اثر ورسوخ استعمال کرے۔ان کا کہنا تھا کہ حکومت نے ڈی جی آئی ایس آئی کو بھارت بھیجنے کا فیصلہ بدل کر احسن قدام کیا ہے۔جمہوری نظام حکومت کی ایک اہم اور بنیادی خوبی یہ ہے کہ اس نظام کے تحت ملک وقوم کو درپیش اہم

اور سنگین مسائل کے حل کے لئے وسیع تر مشاورت کا اہتمام کر کے تمام سیاسی قوتوں اور عوام کو اعتماد میں لیا جاتا ہے۔ اس نظام کی یہی خوبی اس نظام پر عوام کے اعتماد میں اضافہ کرتی ہے ایسے فیصلے جن کے لئے حکومت کو تمام سیاسی قوتوں کی تائید وحمایت حاصل ہو، یقیناً وسیع تر قومی وملکی مفادات سے مطابقت رکھنے کے علاوہ کامیابی سے بھی ہمکنار ہوتے ہیں۔

اس وسیع تر مشاورت کے نتیجے میں حکومت اور اپوزیشن کے درمیان محاذ آرائی اور کشمکش کو ختم کرنے اور خوشگوار سیاسی فضا پیدا کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ اس پس منظر میں وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی کی طرف سے کم وبیش ملک کی تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین سے ٹیلی فون پر رابطہ کر کے مشاورت کا اہتمام بلاشبہ ایک اچھا فیصلہ اور مستحسن اقدام ہے۔ انہیں ان سیاسی قائدین کے تجزیوں سے ممبئی واقعات، بھارتی حکمرانوں کی دھمکیوں اور پاکستان کے خلاف بے بنیاد الزام تراشی کے حوالے سے اچھی مشاورت اور رہنمائی میسر آئی ہے، اور بالخصوص تمام سیاسی قائدین کی طرف سے حکومتی فیصلوں کی بھرپور تائید وحمایت کی یقین دہانی سے قومی اتحاد ویکجہتی کا ایک حوصلہ افزا تاثر سامنے آیا ہے اور اس سے حکومت کے موقف کو بھی تقویت ملی ہے۔

بہتر ہوتا کہ حکومت بعض فیصلے کرنے سے پہلے ہی ممبئی واقعات کے رونما ہونے اور بھارتی حکمرانوں اور میڈیا کی پاکستان کے خلاف بالواسطہ اور بلاواسطہ الزام تراشی اور سنگین نتائج کی دھمکیوں کے فوراً بعد اس مشاورت کا اہتمام کرتی، بالخصوص آئی ایس آئی کے سربراہ کو بھارت بھیجنے کے بھارتی مطالبے پر فوجی قیادت اور سیاسی قائدین سے مشاورت کا اہتمام کیا جاتا، تاکہ اسے اپنا فیصلہ واپس نہ لینا پڑتا اور اس حوالے سے غیر ملکی ذرائع ابلاغ کو پاکستان کے مفادات کے منافی پروپیگنڈہ کرنے کا موقع نہ ملتا۔

اس مشاورت کے نتیجے میں صورت حال خراب ہونے سے بھی محفوظ رہتی اور سیاسی اور عوامی حلقوں میں پائے جانے والے بعض خدشات اور تحفظات بھی جنم نہ لینے پاتے۔ اس تجربے کی روشنی میں حکومت اور تمام سیاسی جماعتوں کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیے کہ جب بھی ملک کو ایسے سنگین مسائل کا سامنا کرنا پڑے تو ملکی اور قومی مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے وسیع تر مشاورت میں تاخیر نہیں ہونی چاہیے، اس سے خود حکومت کی پوزیشن بھی مضبوط ہوگی اور پاکستان دشمن قوتیں ہمارے اتحاد ویکجہتی کے جذبے کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمارے خلاف کوئی بھی اقدام کرنے سے پہلے ہزار بار اس کے نتائج پر غور کریں گی۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ صدر، وزیر اعظم اور ان کی ٹیم کے تمام ارکان بھارتی حکمرانوں کی دھمکیوں، ماضی کے بعض تلخ تجربات اور جارحانہ عزائم پر کڑی نظر رکھتے ہوئے مختلف سیاسی حلقوں، دانشوروں، سیاسی تجزیہ

نگاروں کے وفود سے بات چیت کریں، انہیں اعتماد میں لیں اور مشاورت کا دائرہ زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جائے۔ یہ امر باعث اطمینان ہے کہ اس نازک صورت حال اور حالات وواقعات کی روشنی میں اہم فیصلے کرنے کے لئے ایوان صدر میں صدر آصف علی زرداری کی صدارت میں دو اہم اجلاس منعقد ہوئے، جن میں وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی اور آرمی چیف جنرل اشفاق پرویز کیانی کے علاوہ بعض وفاقی وزراء نے بھی شرکت کی، جس میں سیکورٹی کی صورتحال پر بریفنگ دی گئی اور بتایا گیا کہ ایسی کوئی صورت حال نہیں جس میں عوام کو پریشانی کا سامنا ہو۔

حکومت پوری طرح الرٹ ہے اور قوم کو اعتماد میں لے کر ہی فیصلے کئے جائیں گے۔ اجلاس میں مغربی سرحدوں کیصورت حال کا خصوصی جائزہ لیا گیا اور بھارت پر واضح کر دیا گیا کہ وہ ممبئی واقعات کے حوالے سے پاکستان کے خلاف لگائے جانے والے الزامات کا کوئی ثبوت فراہم نہیں کرسکا اور ممبئی میں ہونے والے دہشت گردی کی تحقیقات میں بھارتی خفیہ اداروں کی ناکامی کے بعد آئی ایس آئی کے ذریعے تحقیقات کی درخواست پر بھارت کو پہلے ٹھوس ثبوت فراہم کرنا ہوں گے، جس پر انسداد دہشت گردی ڈائریکٹوریٹ کے تین سینئر افسروں کو نئی دہلی بھیجا جائے گا، تاہم اس کے لئے کوئی ٹائم فریم نہیں دیا جاسکتا۔

بھارت پاکستان کے خلاف من گھڑت الزام تراشی کی بجائے اپنی سیکورٹی ایجنسیوں کو فعال بنانے اور بھارتی ذرائع ابلاغ بھی حقائق کو سامنے لانے کی کوشش کریں اور اس بات کی بطور خاص تحقیقات کی جائے کہ شر پسند کس طرح انتہائی اہم صنعتی اور کاروباری تجارت مرکز ممبئی کی تین عمارتوں میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ اس گھناؤنی کارروائی کی سازشوں کو کیوں نہ پکڑا جاسکا، لہٰذا بھارت کو اپنی نااہلی پر پردہ ڈالنے کے لئے پاکستان کے خلاف بہتان طرازی اور بھارتی عوام کی توجہ اپنی ناکامی سے ہٹانے کے لئے پاکستان پر اندھا دھند الزام تراشی سے باز رہنا چاہیے۔ ماضی میں سمجھوتہ ایکسپریس کو پاکستانی مسافروں سمیت جلانے اور کابل میں بھارتی ہائی کمیشن پر بم حملے کے الزامات بھی پاکستان پر عائد کئے گئے، لیکن جب حقائق سامنے آئے تو یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان واقعات میں خود بھارتی فوج اور انتہا پسند ہندو ملوث تھے۔

حکومت کی طرف سے تمام اپوزیشن جماعتوں اور ان کے قائدین سے وسیع تر مشاورت کا اہتمام کرنے ایوان صدر میں دو اہم اجلاس منعقد کرنے اور ان میں قومی آزادی، سلامتی اور خودمختاری کے تحفظ کے حوالے سے اہم فیصلے کرنے کے بعد پاکستان کی عسکری قیادت کا یہ موقف بھی قوم کی حوصلہ افزائی کا باعث ہے کہ اگر بھارت نے جنگ مسلط کرنے کی کوشش کی تو اس کا بھرپور جواب دیا جائے گا۔ بھارتی فضائیہ کے الرٹ ہونے کی اطلاع ملنے پر پاکستان نے نیٹو اور امریکہ پر بھی واضح کر دیا کہ بھارت نے بڑھتی ہوئی کشیدگی نہ روکی تو پاکستان مغربی